قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام کے عربی اور غیر عربی نام (اسماء معربہ) کا لغوی و اشتقاقی مطالعہ

Arabic and Non Arabic names of the holy prophets mentioned in the Holy Quran (linguistic and deriving study)

DOI: 10.5281/zenodo.7501087

عرفان ہادی*

انعام الرحمان **

ڈاکٹر محمد شعیب یوسف ***

Abstract

There is no doubt that The holy Quran is an unchallengeable revealed book consisting of rhetoric. And eloquent. All Arabs tried his best to bring up with selfsame book or one verse in terms of eloquence and rhetoric but they defeat to do so.

So The holy Quran mentioned twenty SIX prophets names, most of whom are mentioned in the Bible as well, (non -Arabic) . but these prophets also ,mentioned in the holy Quran also, but what are their names in the Quran and the Bible,? We will discuss and answer these simple questions.

to investigate about this wonderful and valuable topic in the holy Quran and discus about the names of the prophets which are used in the holy Quran in the Arabic language and non-Arabic.

Selection of the name of the holy prophets was chosen due to the large number of Quranic verses. The research included on the introduction and on two kinds of prophets name:

1-Arabic these are:Adam,shuaib,Salih, Muhammad

2-Non-Arabic these are: Ibrahim, Isaac,Moses,Aaron, Elias, Aadam Nooh,Idrees,Ismail, Yaqob, Yousaf,Loot,Hood,Dawod,Sulaiman,Ayoob Younas, Yasaie, Ya hya,Zakaya,uzair Eisa.

Key words: *Non Arabic names, Arabic names, holy prophets, Holy Quran.*

* پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

** پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، یونیورسٹی اف پشاور

*** مابعد الدکتوراہ، ادارۃ تحقیقات اسلامي، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد.

معرب کی تعریف :

علامہ جوھریؒ [1] فرماتے ہیں: "وتعريب الاسم الأعجميِّ: أن تتفوَّه به العربُ على مِنهاجها، تقول: عَرَّبته العربُ وأعربته أيضاً. "[2]

معرب اس عجمی نام کو کہتے ہیں جسکو عرب اپنے ہی منہج پر استعمال کریں۔اور یہ باب افعال اور تفعیل دونوں سے استعمال ہوتا ہے یعنی وہ الفاظ موضوعہ جیسے عرب اپنے ہی معنوں میں استعمال کرتے ہو اور وہ غیر عربی الفاظ ہو، معرب کہلاتے ہیں۔ابو حیان[1] شرح التسہیل میں فرماتے ہیں: "ہر وہ عجمی کلمہ جسے عربی زبان میں منتقل کیاجائے خواہ وہ کلمہ فارسی زبان کا ہو یا روم کا یا حبش کا یا ہند کا یا بربر کا یا اس کے علاوہ کسی اور زبان کا ہو، معرب کہلاتا ہے۔"[2]

قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے اسمائے معربہ

قرآن کریم میں چھبیس انبیاء کرام علیھم السلام کے نام مبارک صراحت کے ساتھ مذکور ہیں اور تمام عجمی نام ہیں سوائے چار نام کے، جو کہ عربی ہیں، اور وہ چار یہ ہیں۔ حضرت آدم ؑ[3]، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم۔[4]

(1) حضرت آدم علیہ السلام

یہ اسم مبارک کہ قرآن کریم میں پچیس مرتبہ ذکر ہوا ہے۔اور اس میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ آیا یہ عربی نام ہے یا عجمی، سب سے پہلے جوالیقی نے ذکر کیا ہے کہ یہ عربی نام ہے[5]، اور علامہ آلوسی نے بنابر قول صحیح ذکر کیا ہے کہ یہ عجمی نام ہے[6]۔ علامہ زبیدی[7] نے نقل کیا ہے کہ آدم عجمی نام ہے جیسا کہ جاراللہ زمحشری[8] نے بھی تفسیر الکشاف میں اس طرف میلان کیا ہے۔[9]

پھر اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے یا سریانی کا، علامہ سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے کہ سریانی ہے جس کا اصل "آدام" ہے، دوسرے الف کو حذف کرکے آدم کو معرب بنادیا گیا۔[10] الثعالبی نے اس کے عبرانی ہونے پر قول کیا ہے، وجہ تسمیہ ذکر کرتے

---

[1] : هو إسماعيل بن حماد الجوهري صاحب الصحاح الإمام أبو نصر الفارابي كان من أعاجيب الزمان، ذكاء وفطنة وعلما. وأصله من فاراب من بلاد الترك، وكان إماما في اللغة والأدب، وخطه يضرب به المثل؛ مات سنة ثلاث وتسعين وثلاثمائة(393هـ). انظر : بغية الوعاة للسيوطى ا/446

[2] : الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية للجوهري الفارابي 179/1. الناشر: دار العلم للملايين بيروت.الطبعة: الرابعة 1407 هـ - 1987 م

ہوئے فرماتے ہیں : " آدام عبرانی زبان میں مٹی کو کہتے ہیں اس لیے آدم کو اس نام سے مسمی کر دیا گیا"۔[11]

خلاصہ : راجح قول یہ ہے کہ آدم عجمی اسم ہے خواہ سریانی ہو یا عبرانی، تفصیل کے لیے دیکھئے الکشاف والبیضاوی[12]

(2) حضرت نوح علیہ السلام

یہ اللہ کے نبی کا اسم مبارک ہے، عجمی، معرب اور منصرف ہے۔[13] علامہ سیوطی نے امام حاکم سے نقل کیا ہے کہ نوحؑ اپنے آپ پر رونے کی وجہ سے اس نام سے مشہور ہوا، اس کا اصل نام عبد الغفار تھا۔[14]

زبیدی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا اصل نام عبد الشکور یا عبد الغفار تھا، اپنے گناہوں پر زیادہ نوحہ کرنے اور رونے کی وجہ سے اس لقب سے ملقب کر دیے گیے۔[15]

(3) حضرت ادریس علیہ السلام

قرآن کریم میں دو مرتبہ ذکر ہوا ہے۔[16] اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ یہ اسم عجمی ہے ، جسے علامہ زمخشری ،فیروزآبادی اور زبیدی کا یہی رائے ہیں۔

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ اس کے لئے عبرانی اور سریانی زبانوں میں کوئی اصل موجود نہیں ہے، اور اس کا اظہار کیا ہے کہ یہ درس یدرس سے وزن افعیل پر آیا ہے، جس طرح کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ عبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ ہے "علم وادب" اس نے علم وادب کو سیکھا۔ ڈاکٹر عبد الرحیم کا رائے یہ ہے کہ علمیت اور عجمہ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔[17] علامہ زمخشری کہتے ہیں کہ ادریس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ کتاب اللہ کی زیادہ تلاوت فرماتے تھے اس وجہ سے وہ اس نام سے مشہور ہوا ہے، اور اس کا اصل نام اخنون تھا۔ پھر اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اگر یہ درس یدرس سے افعیلا کے وزن پر ہو جاے تو اس میں صرف ایک سبب اسباب منع صرف میں سے ہو گا جو علمیت ہے تو اس صورت میں یہ منصرف تصور کیا جائیگا اور یہ بات غلط ہے کیونکہ یہ غیر منصرف ہے، پس اس کا غیر منصرف ہونا اس کا عجمہ ہونے پر دلیل ہوا، اس طرح یہ ثابت ہوا یہ عجمی اسم ہے۔[18] علامہ زبیدی کا میلان بھی عجمی ہونے کی طرف ہے بلکہ انھوں نے صاحب قاموس سے اس کی عجمیت نقل کرکے یہ تصریح کیا ہے "وھو اسم أعجمی لاینصرف للعلمیة والعجمة"، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عربی زبان کا اسم ہے، کثرت درس کی وجہ سے وہ اس نام سے مسمی کیا گیا، لیکن یہ درست نہیں ہے۔[19]

ابو زکریا نے یہ عبرانی زبان کا لفظ قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ نے سریانی بتایا ہے۔[20]

(4) حضرت ابراہیم علیہ السلام

قرآن کریم میں یہ اسم مبارک اڑتالیس مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ یہ عجمی اسم ہے۔[21] صاحب قاموس نے اس میں دس لغات نقل کیے ہیں۔ علامہ جوالیقی نے ذکر کیا ہے یہ قدیم عجمی اسم ہے عربی نہیں ہے۔ عرب نے اس پر مختلف وجوہ سے تکلم کیا ہے، ان میں

سب سے زیادہ مشہور ابراہیم ہے۔ اور ابراہام بھی کہا ہے اور اس پر سات قراءات جاری کر دیے گئے ہیں۔ اور اس طرح ابراہم بھی مشہور ہے، اور ابرہم پر بھی تکلم کیا گیا ہے۔ یہ سریانی زبان کا اسم ہے جس کا معنی ہے "اب رحیم" یعنی مہربان باپ[22]، اس پر اتفاق ہے کہ یہ سریانی زبان سے آیا ہے اور بعض نے حکایت کیا ہے کہ یہ عبرانی زبان کا ہے مگر یہ قول نادر اور شاذ ہے۔ اس کا اصل ابراھام ہے اور یہ ایک لغت ہے ابرام میں جس کا معنی ہے "اب رفیع او عال" اونچا اور بلند مرتبہ باپ۔ ابراہام میں ہمزہ اصل میں مفتوح تھا معرب ہونے کے وقت اس (ہمزہ) کو کسرہ دیا گیا، اور الف کو یا کے ساتھ تبدیل کر دیا گیا۔[23] اور ھامش المعرب میں ذکر کیا گیا ہے کہ ابراہیم عبرانی زبان کا لفظ ہے۔[24]

(5) حضرت اسماعیل علیہ السلام

قرآن کریم میں بارہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ اور عجمی نام ہے، خفاجی نے سبکی سے نقل کیا ہے کہ اس کا معنی "عطیۃ اللہ"[25] یعنی "اللہ کا عطیہ" ہے۔ اور صاحب قاموس نے اس کا معنی "مطیع اللہ"[26] یعنی "اللہ کا فرمانبردار" ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نے ھامش المعرب میں ذکر کیا ہے کہ اس کا اصل عبرانی زبان میں "یشمع وایل" یعنی "یسمع وایل" ہے، جس کا معنی "یسمع اللہ" کا ہے۔[27] اور تورات میں اس کا اس نام (یسمع وایل) کیساتھ مسمی ہونے کا ذکر آیا ہے کہ فرشتہ آکر بی بی ہاجرہ سے کہا کہ اللہ نے آپ کی سن کر آپ کو ایک بیٹا (اسماعیل) عطا فرمائیگا، تو اسلئے وہ اس نام کے ساتھ مشہور ہوا۔ اور یہ سریانی سے عبرانی زبان میں داخل ہوا ہے اور اس زبان میں اس کا معنی اشماعیل ہے۔[28] ابن السکیت نے کہا ہے کہ اسماعیل واسمعین، اسرائیل واسرائین، جبریل وجبرین، میکائیل ومکابین، اسرافیل واسرافین، شراحیل وشراحین ان تمام میں دو لغتیں ہیں۔[29] اسماعیل اللہ کے نبی اور حضرت ابراہیمؑ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام ہے۔[30] سب سے پہلے اسماعیلؑ ہی اس نام سے مسمی کیا گیا، اس سے پہلے یہ نام کسی اور کا نہیں تھا۔[31]

(6) حضرت اسحاق علیہ السلام

قرآن کریم میں سترہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ اور عجمی نام ہے اگرچہ عربی لفظ کے موافق ہے، اس لئے اکثر اہل لغت نے تصریح کیا ہے کہ اگر اس سے مراد عجمی نام لیا جائے تو معرفہ ہونے کی صورت میں یہ غیر منصرف ہوگا اور اگر اسحق یسحق اسحاقا سے مصدر مراد لیا جائے تو پھر منصرف ہوگا۔ امام راغب الاصفہانی نے بحوالہ عمدۃ الحفاظ ذکر کیا ہے کہ اسحاق منصرف ہے۔[32] اور علامہ سیوطی نے ابن مسکویہ سے نقل کیا ہے کہ عبرانی زبان میں اسحاق بمعنی "الضحاک" کے ہے، جس کا معنی ہے بہت ہنسنے والا۔[33] اور بعض اہل لغات نے ذکر کیا ہے کہ یہ بمعنی یضحک کے ہے، اور یہ بات ذکر کیا ہے کہ اس کے ماں نے اس کی ولادت کے وقت یہ الفاظ کہی تھی[34]، اسلئے وہ اس نام سے مشہور ہوا۔[35] ڈاکٹر عبدالرحیم کے تحقیق کے مطابق یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے، اس کا اصل عبرانی سے ہے، عبرانی میں یہ یصحاق "ص" کے ساتھ ہے۔ اور تورات میں یہ لفظ اسحاق "سین" کے ساتھ آیا ہے: (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے ھامش المعرب[36])، اور یہ بات درست نہیں ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے کیوں کہ یہ افعال کے وزن پر ہے اور یہ وزن مصدر کیلئے ہے نہ کہ علمیت کیلئے ہے۔ ابن درید[37] نے یہ تصریح کیا ہے کہ اسحاق عجمی نام ہے اگرچہ عربی میں مستعمل ہے۔[38]

(7) حضرت یعقوب علیہ السلام

قرآن پاک میں سولہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ اور اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے ابا کا نام ہے، بعض علماء کے نزدیک اعجمی نام ہے جبکہ جمہور علماء کے نزدیک عربی زبان کا ہے۔[39] ابن قتیبہ نے تصریح کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ یہ اعجمی نام ہے اور غیر منصرف ہے اگرچہ عربی زبان کے موافق ہے، اور اس کی مثال کلام عرب میں موجود نہیں ہے کیونکہ اس وزن پر کلام عرب میں منصرف آتا ہے نہ کہ غیر منصرف، اور یہ (یعقوب) غیر منصرف ہے۔ جیسا کہ "یربوع" اور "یعسوب" ہیں۔[40]

ڈاکٹر عبد الرحیم نے ذکر ہے کہ عبرانی زبان میں اس کا اصل "یعقوب" ہے جس کا معنی "یُعقب" ہے۔[41]

(7) حضرت اسرائیل علیہ السلام

یہ اسم مبارک قرآن کریم میں سترہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے، عبرانی زبان سے عربی میں آیا ہے، عبرانی میں یہ یسرائیل تھا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم کے تحقیق کے مطابق یہ لفظ "لیحکم ایل" یا "ایل لیحکم" کے معنی میں ہے، عبرانی میں اس کے شروع میں ہمزہ کو یا سے بدل کر آیا ہے جو اس پر دال ہے کہ یہ کلمہ سریانی زبان کے طریق سے عبرانی میں داخل ہوا ہے۔[42] اس میں بہت سے لغات ہیں، لسان العرب میں اسرائیل اور اسرائین ذکر ہیں۔[43] اور خفاجی[44] نے بعض اہل لغات سے اسرال اور اسرایین نقل کیا ہیں۔[45] اور صاحب کشاف نے اسرائل ذکر کیا ہے۔[46]

(8) حضرت یوسف علیہ السلام

قرآن پاک میں ستائیس مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ اکثر اہل لغات نے اسے اعجمی نام بتایا ہے، اور اس میں کئی لغات ذکر کئے ہیں۔[47]

علامہ آلوسی نے ذکر کیا ہے کہ علماء لغت نے اسے عجمہ اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف کہا ہے۔[48]

اور یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی "یزید" ہے۔[49] اور اگر یہ عربی زبان کا لفظ ہو تو اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے باپ یعقوبؑ نے اس کی جدائی پر تاسف کرنے کیوجہ سے یا یوسفؑ نے اپنے باپ پر تاسف کرنے کیوجہ سے یا لوگوں کی ان پر اس کی اس قدر حسن وجمال کے باوجود اپنے گھر سے مفارقت اور دوری کو دیکھ کر تاسف کرنے کیوجہ سے اس نام سے مسمی کر دیا گیا ہے۔[50]

(9) حضرت لوط علیہ السلام

قرآن کریم میں دس مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ امام راغب الاصفہانی نے المفردات میں بیان کیا ہے: لوط: اسم علم، واشتقاقه من لاط الشيء بقلبي يلوط لوطا وليطا لوط، علم ہے، اور لاط یلوط لوطا سے مشتق ہے بمعنی لاط الشیء بقلبی ہے۔ ڈاکٹر عبد الرحیم نے اس کا وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ لوط کو اس لئے اس نام سے مسمی کر دیا گیا کہ اس کی محبت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں گھر کر گیا تھا۔[51] اور یہ لفظ سریانی یا عبرانی زبان سے عربی میں آیا ہے، علامہ جوہری نے ذکر کیا ہے "ھذا الاسم معرب وليس بعربي محض" یعنی یہ اسم معرب ہے، عربی نہیں ہے۔[52] ابن منظور لسان العرب میں بیان کرتا ہے " ولوط اسم ينصرف مع العجمة والتعريف، وكذلك نوح" یعنی لوط، نوح کی طرح عجمہ اور تعریف کے ساتھ منصرف ہے۔[53]

(10) حضرت ہود علیہ السلام

یہ اللہ کے برگزیدہ نبی کا اسم مبارک ہے۔ یہ نام قرآن کریم میں سات مرتبہ ذکر ہوا۔ ہود کا اسم منصرف ہے کیوں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں میں صرف چھ نام منصرف ہے اور باقی تمام غیر منصرف ہے[54]۔ ان چھ ناموں میں ہود بھی ہے۔[55]

(11) حضرت صالح علیہ السلام

یہ اللہ کے نبی کا نام ہے، آپ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی نسل میں سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے: صالح بن عبیر بن سیاف بن ماشیح بن عبید بن خاضر بن ثمود بن عرم بن سام بن نوح علیہ السلام۔ صالح ان چھ ابنیاء کرام علیہم السلام کے ناموں میں سے ایک ہیں جو منصرف ہے۔[56]

(12) حضرت شعیب علیہ السلام

قرآن کریم میں گیارہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ شعیب بن میکاییل بن یشجن بن لاوی بن یعقوب بن إبراہیم الخلیل۔ یہ عربی نام ہے۔ شعب سے اسم تصغیر ہے، اور منصرف ہے۔

(13) حضرت موسی علیہ السلام

قرآن کریم میں ایک سو گیارہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ یہ اللہ کے نبی کا نام ہے، عجمی لفظ ہے، اور اس کے اصلیت کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں۔

(1): ڈاکٹر عبد الرحیم نے لکھا ہے کہ یہ عبرانی لفظ ہے جس کا معنی "جذب" ہے اور یہ حضرت موسی علیہ السلام کے سفر کے دوران استعمال ہوا تھا، جب فرعون کی بیٹی نے اس کو اس نام سے پکاری تھی۔[57] ابن منظور نے ذکر کیا ہے کہ موسی، اللہ کے نبی کا نام ہے، معرب ہے، اور یہ "مو" بمعنی ماء اور "سا" بمعنی شجر کے ہے، اس لئے کہ وہ تابوت جس میں موسیٰؑ رکھا گیا تھا وہ پانی اور درخت کے درمیان تھا، تو اس لئے اس نام سے مسمی کر دیا گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عبرانی میں موسی ہے اور اس کا معنی الجذب ہے کیوں کہ وہ پانی سے نکالا گیا تھا۔ اور موسی اگر فعلی سے مشتق ہو جائے تو غیر منصرف ہو گا اور اگر مفعلا سے مشتق ہو جائے تو پھر منصرف ہو گا۔

(2): یہ قبطی زبان کا لفظ ہے جو mo بمعنی ماء اور use بمعنی انقذ سے مرکب ہے، اور عوام میں بھی یہی مشہور ہے۔ اور عبرانی لفظ نہیں ہے، علامہ جوالیقی کا بھی یہی مذہب ہے۔[58]

(3): یہ قبطی کلمہ mes یا mesu سے مشتق ہے جس کا معنی الطفل اور الابن کا ہے۔[59]

(4): علامہ سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ یہ سریانی زبان لفظ ہے۔[60]

(5): وہو في التوراة: مشيتهو، أي: وجد في الماء. یعنی تورات میں "مشیتہو" ہے، جس کا معنی ہے پانی میں پایا گیا۔[61]

(14) حضرت ہارون علیہ السلام

قرآن کریم میں بیس مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ اللہ کے نبی کا اسم مبارک ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی اور نظیر تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اخیافی بھائی تھے اور بعض نے علاتی بھائی بتایا ہے۔ ابن مسکویہ نے ذکر کیا ہے کہ ہارون کا معنی عبرانی زبان میں "المحبب" ہے۔[62] عجمی نام ہے جس کا اصل عبرانی میں "اَہارون" ہے[63] الازہری نے کہا ہے کہ ہارون اسم معرب ہے اور عربی میں اس کے لیے کوئی اشتقاق نہیں ہے۔[64]

(15) حضرت داؤد علیہ السلام

قرآن کریم میں سولہ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ یہ عجمی اسم ہے[65] عبرانی زبان میں "داود" اور "داوید" ہے۔ اور اسی طرح سریانی میں بھی ہے۔ معرب ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ "واو" ضم کیا جاتا ہے۔ عبرانی زبان میں اس کا معنی الحبیب ہے۔[66]

(16) حضرت سلیمان علیہ السلام

سلیمان اللہ کے نبی کا نام ہے، علامہ ابن منظور اور علامہ زبیدی نے ابو العباس[67] سے نقل کیا ہے کہ سلیمان سلمان کا اسم تصغیر ہے۔[68] یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے، عبرانی میں اس کا اصل شلومو ہے اور سریانی میں یہ شیلمو اور شیلمون ہے، جبکہ یونانی زبان میں اس کا اصل سلومون ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبرانی میں یہ سریانی زبان کے طریق سے داخل ہوا ہے، جس کا معنی "رجل السلام" ہے۔[69] ابو حیان نے ذکر کیا ہے کہ سلیمان عجمی نام ہے، علمیت اور عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔[70] زمانہ جاھلیت میں یہ نام مشہور نہیں تھا، جیسا کہ المعری[71] نے کہا ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے مجھے معلوم نہیں کہ یہ کسی کا نام ہو، جب قرآن نازل ہوا اور اسلام پھیل گیا تو یہ نام لوگوں میں مشہور ہو گیا جیسا کہ ابراہیم، داؤد اور اسحاق وغیرہ انبیاء علیہم السلام کے نام تبرک کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہوئے ہیں، البتہ سلیم اور سلام کو اپنے اشعار میں استعمال کئے ہیں۔[72]

(17) حضرت ایوب علیہ السلام

قرآن کریم میں چار مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ یہ علم ہے اور اس میں ہمزہ اصلی ہے زائد نہیں ہے جیسا کہ ابو علی نے تصریح کیا ہے۔ یہ الأوب سے فیعول کے وزن پر ہے جیسے قیوم ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ فعول کے وزن پر ہو جیسے سفود اور کلوب ہیں۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل ایوب ہے۔[73] بعض نے اسے غیر منصرف ذکر کیا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عربی نام ہے۔[74] لیکن ڈاکٹر عبد الرحیم نے عربی کو ترجیح دی ہے، اور غیر منصرف ہونے کا سبب یہ ذکر کیا ہے کہ شاید یہ عبرانی سے عربی زبان میں داخل ہوا ہو، اگرچہ یہ عربی الاصل ہے، جس طرح کیا گیا ہے۔[75]

(18) حضرت ذوالکفل علیہ السلام

یہ اللہ کے برگزیدہ نبی تھے۔ قرآن کریم میں دو مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ ثعلبی کے مطابق اس کا نام بشر بن ایوب علیہ السلام تھا،[76] اور بروایت جرائدی "عوید" یا" بن اوریم" تھا۔ ناسخ التواریخ کے مطابق" عویدیاھو" ہے۔ یہ عبرانی لفظ ہے۔ اس کے معانی عبد اللہ کے ہیں۔ آپ کا لقب ذوالکفل تھا۔[77]

(19) حضرت یونس علیہ السلام

قرآن پاک میں چار مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ عجمی نام ہے، اور عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل "یونا" ہے بمعنی "الحمام" یعنی الحمامۃ ہے۔ اور یونانی زبان میں یہ "یونس" ہے۔ پس یہ عبرانی میں یونانی زبان کے طریق سے داخل ہوا۔ نون کلمہ یونانی زبان میں مفتوح ہے اور معرب ہونے کی صورت میں یا کلمہ کی ضمہ کی اتباع کی وجہ سے نون مضموم ہوتا ہے۔ اور انگریزی میں اکثر "جونس" بغیر سین کے استعمال ہوتا ہے، اس میں چھ لغات ہیں۔[78]

(20) حضرت اِلیاس علیہ السلام

قرآن کریم میں دو مرتبہ ذکر ہوا ہے۔[79] علامہ ابن منظور نے " لیس" اور اس کے علاوہ نے " اَلس" کے مادہ سے ذکر کیا ہے۔ علامہ سیوطیؒ ذکر کرتا ہے کہ یہ ھمزہ قطعی کے ساتھ عبرانی زبان کا اسم ہے، اور اس کے آخر میں یا نون کو زیادہ کر دیا گیا ہے، جیسے سلام علی الیاسین[80] میں ہے۔[81]

علامہ جوھری اور فیروز آبادی نے یہ عجمی نام بتایا ہے۔[82] اور اسی طرح ابن سیدہ نے بھی تصریح کرتے ہوئے ذکر کیا ہے:" أراہ عبرانیا "[83] بہت تحقیق کے بعد میں نے اسے عبرانی میں دیکھا۔ اور زبیدی نے ذکر کیا ہے" ھو فعیال من الألس وھو اختلاط العقل. وقیل: ھو إفعال من لیس، والیاس بن مضر في التحتیۃ، وھو اسم عبراني"[84]

یہ الالس سے بروزن فعیال ہے جس کا معنی ہے اختلاط العقل، اور بعض نے اسے لیس سے بروزن افعال ذکر کیا ہے۔ اور یہ الیاس بن مضر ہے، اور عبرانی زبان کا اسم ہے۔

مزید تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب "الأعلام باصول الأعلام"، ص: 44۔ اور "ھامش المعرب"، ص:102۔ ڈاکٹر عبد الرحیم۔

(21) حضرت الیسع علیہ السلام

اللہ کے نبی کا اسم مبارک ہے۔[85] علامہ سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ بعض نے اسے "الیسع" ایک لام (مخففہ) کیساتھ پڑھا ہے اور بعض نے "اللیسع" دولام (تشدید) کیساتھ پڑھا ہے اسی بنا پر یہ عجمی نام ہے، اور بعض نے وسع یسع فعل سے عربی نام بتایا ہے۔[86] علامہ فیروز آبادی نے بھی "وسع" کے مادہ سے ذکر کیا ہے۔[87] اور علامہ زبیدی نے اس پر رد کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ یہ وسع سے نہیں ہے۔"ویسع محرکۃ: اسم نبي، وقد ذکر في وسع وھذا محل ذکرہ، لأنہ أعجمي لیس بمشتق من وسع فتأمل."[88]

(22) حضرت زکریا علیہ السلام

قرآن کریم میں سات مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ عجمی اسم ہے[89] (5)، جس کا اصل عبرانی زبان میں "زَخرَیاہ" اور "زِخریاھو" ہے، اور سریانی میں "زِخَریاہ" ہے، جس کا معنی "اللہ ذکر" ہے۔[90] علامہ سیوطی نے اس میں پانچ لغات ذکر کئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ مشہور "مد" کیساتھ ہے اور "قصر" کے ساتھ بھی آیا ہے، قرآات سبعہ میں ان دونوں پر قراءت کی گئی ہے، اس کے علاوہ زکریّا "شد" کیساتھ، اور زکر "قلم" کیطرح بھی منقول ہے۔[91] پھر جن اہل لغت نے زکریا مد کیساتھ بتایا ہے تو انھوں نے اس کا تثنیہ زکریاوان اور جمع زکریاؤون ذکر کیا ہے، اور جنھوں نے قصر کیساتھ بتایا ہے تو انھوں نے اس کا تثنیہ زکرییان اور جمع زکرییون ذکر کیا ہے۔ اور جن حضرات نے زکریٌّ بتایا ہے تو انھوں نے اس کا تثنیہ زکریّان ک "مدنیّان" بتایا ہے۔ اور جن اھل لغت نے زکری (یا کے تخفیف کے ساتھ) بتایا ہے تو انھوں نے اس کا تثنیہ زکریان (یا کے تخفیف کے ساتھ) اور جمع زکرون (یا کو حذف کرنے کیساتھ) بتایا ہے۔[92]

(23) حضرت عزیر علیہ السلام

قرآن کریم میں ایک مرتبہ ذکر ہوا ہے۔[93] علامہ جوالیقی نے بیان کیا ہے کہ یہ عجمی نام ہے اگرچہ عربی زبان کے موافق ہے، اور عبرانی زبان کا لفظ ہے۔[94] جوھری فرماتے ہیں کہ منصرف ہونے کے باوجود عجمی نام ہے، جیسے لوط اور نوح ہیں کیوں کہ یہ "عزر" سے اسم تصغیر ہے۔[95] ابن قتیبہ نے اس کے عجمہ ہونے پر تاکید کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ اس پر تنوین نہیں آتا کیوں کہ یہ چار حرفی عجمی نام ہے، اور اس کے نزدیک یہ اسم تصغیر نہیں ہے بلکہ یہ کلام عجم میں تصغیر کے ہیئت پر آیا ہے۔[96] عبرانی اور سریانی میں اس کا اصل "عزرا" ہے، اور "فعیل" کے وزن پر ہونا شاید اس کے لقب میں تاثیر ہونے کی وجہ سے ہو جس طرح سفیر ہے، بمعنی کاتب یا ناسخ کے ہیں۔[97]

(24) حضرت یحی علیہ السلام

خفاجی نے اس کے عجمی ہونے کو ترجیح دی ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عربی کلمہ ہے جو اپنے فعل سے منقول ہے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔[98] علامہ زمخشری نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے کہ اگر یہ عجمی ہو تو پھر یہ بات ظاھر ہے کہ یہ معرفہ اور عجمہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے جیسے موسی اور عیسی ہے، اور اگر یہ عربی اسم ہو تو تعریف اور وزن فعل کی وجہ سے ہے جیسا کہ یعمر ہے،[99] امام

سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ یہ عجمی نام ہے۔[100] اور ڈاکٹر عبد الرحیم نے اس کے عربی ہونے کو ترجیح دی ہے اور ذکر کیا ہے کہ یہ معرب نہیں ہے اگرچہ زمخشری نے معرب ہونے کو ترجیح دی ہے۔[101]

(25) حضرت عیسی علیہ السلام

قرآن کریم میں پچیس مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ عبرانی یا سریانی زبان کا نام ہے۔[102] ابن منظور نے زجاج سے نقل کیا ہے کہ عیسی عجمی نام ہے جس کا عدول عجمی لفظ سے اس بنا کو ہوا ہے، عجمہ اور معرفہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے، اور ہرچہ اللہ کے نبی کا نام ہے تو یہ "اسیوع" سے معدول ہوا ہے۔ اور سریانی لوگ اس کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں۔[103] علامہ زمخشری نے ذکر کیا ہے کہ یہ سریانی زبان میں "یشوع" ہے۔[104] علامہ جوھری نے ذکر کیا ہے کہ اس کا اصل مادہ "ع۔ ی۔ س" ہے اور یہ عبرانی یا سرانی زبان کا لفظ ہے۔[105] امام بیضاوی نے بھی عبرانی زبان کا نام بتلایا ہے اور اسی زبان میں اس کا اصل "اَیشوع" بمعنی خلاص ذکر کیا ہے، اور اسی طرح سریانی میں بھی اس کا اصل "یشوع" نقل کیا ہے۔[106]

(26) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ اللہ کے آخری نبی کا اسم مبارک ہے۔ قرآن کریم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک چار جگہ آیا ہے۔[107] یہ اسم منصرف ہے کیوں کہ صرف چھ انبیاء کرام علیھم السلام کے نام منصرف ہے باقی سارے غیر منصرف ہے[108]۔ ان چھ میں نامِ محمد ﷺ بھی ہے۔

احمد ﷺ قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے۔[109] یہ عربی نام ہے۔ آپ ﷺ کے ناموں میں سے ایک ہے۔ یہ اسم غیر منصرف ہے، اسبابِ منع صرف میں سے دو اسباب وزنِ فعل اور معرفہ اسمیں موجود ہیں۔

[1] : محمد بن يوسف بن علي ابن يوسف بن حيان، الشيخ الإمام العالم العلامة الفريد الكامل، حجة العرب، مالك أزمّة الأدب، أثير الدين أبو حيان الأندلسي كان أمير المؤمنين في النحو، والشمس السافرة شتاءً في يوم الصحو، والمتصرّف في هذا العلم، ملأ الزمان تصانيف، وأمال عُنق الأيام بالتواليف. وتوفي -رحمه الله تعالى- في يوم السبت بعد العصر، الثامن والعشرين من صفر سنة خمس وأربعين وسبع مئة، انظر: أعيان العصر وأعوان النصر للصلاح الدين خليل بن أيبک الصفدي 5 / 325

[2] : حاشية الصبان على شرح الأشمونى لألفية ابن مالك لأبو العرفان محمد بن علي الصبان الشافعي (المتوفى:1206هـ) 3 / 257. الناشر: دار الكتب العلمية بيروت-لبنان. الطبعة: الأولى 1417هـ -1997م

[3] : یہ قول امام جلال الدین سیوطی کا ہے، آدم کے عربی ہونے میں اختلاف واقع ہوا ہے جو کہ اپنی جگہ پر ذکر ہوگا۔ ان شاء اللہ

[4] : الإتقان في علوم القرآن للعبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911ھ) 4/67، الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب. الطبعة: 1394ھ/ 1974 م

[5] : المعرب، ص: 102

[6] : كتاب الروح: 1/356

[7] : هو أبو بكر محمد بن الحسن بن عبد الله بن مذحج بن محمد بن عبد الله بن بشر الزبيدي الإشبيلي نزيل قرطبة؛ كان واحد عصره في علم النحو وحفظ اللغة، وكان أخبر أهل زمانه بالإعراب والمعاني والنوادر، إلى علم السير والأخبار، ولم يكن بالأندلس في فنه مثله في زمانه، وتوفي يوم الخميس مستهل جمادى الآخرة سنة تسع وسبعين وثلثمائة بإشبيلية، وصلى عليه ابنه أحمد، وعاش ثلاثا وستين سنة، رحمه الله تعالى. انظر: وفيات الأعيان 4/372 لأبو العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر ابن خلكان البرمكي الإربلي (المتوفى: 681ھ). الناشر: دار صادر - بيروت

[8] : أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري جار الله (المتوفى: 538ھ)

[9] : الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل للزمخشري جار الله 1/125. الناشر: دار الكتاب العربي - بيروت الطبعة: الثالثة - 1407ھ

[10] : الإتقان للسيوطي 4/67

[11] : المرجع السابق 4/67

[12] : واشتقاقهم «آدم» من الأدمة، ومن أديم الأرض، نحو اشتقاقهم «يعقوب» من العقب، و«إدريس» من الدرس، و«إبليس» من الإبلاس. وما آدم إلا اسم أعجمي: وأقرب أمره أن يكون على فاعل، كآزر، وعازر، وعابر وشالخ. وفالغ. انظر: الكشاف للزمخشري جار الله 1/125

وآدَمَ اسم أعجمي كآزر وشالح، واشتقاقه من الأُدْمة أو الأَدْمة بالفتح بمعنى الأسوة، أو من أديم الأرض لما روي عنه عليه الصلاة والسلام «أنه تعالى قبض قبضة من جميع الأرض سهلها وحزنها فخلق منها آدم» فلذلك يأتي بنوه أخيافاً، أو من الأدم أو الأدمة بمعنى الألفة، تعسف كاشتقاق إدريس من الدرس، ويعقوب من العقب، وإبليس من الإبلاس. انظر: أنوار التنزيل وأسرار التأويل للبيضاوي 1/69 (المتوفى: 685ھ). الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت. الطبعة: الأولى - 1418ھ

[13] : القاموس للفيروز آبادی 1/246

[14] : الاتقان للسیوطی 4/68

[15] : التاج للزبیدی 2/244

[16] : سورۃ مریم، آیات 19۔ سورۃ الانبیاء، آیات 21

[17] : کتاب الاعلام باصول الاعلام، ص: 32 اور ھامش المعرب، ص: 103

[18] : الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل للزمخشري جار الله 3/24، سورة مريم آيات:56

ويجوز أن يكون معنى إِدْرِيسَ في تلك اللغة قريبا من ذلك، فحسبه الراوي مشتقا من الدرس. ڈاکٹر عبد الرحیم کا کلام اس میں زیادہ واضح ہے۔

[19] : تاج العروس من جواهر القاموس للزَّبيدي (المتوفى:1205ه-) 4/149

[20] : الإتقان للسيوطي 4/68

[21] : لسان العرب 12/48 لمحمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى (المتوفى: 711ه-). الناشر: دار صادر – بيروت. الطبعة: الثالثة - 1414ه-

[22] : المعرب للجواليقي، ص:104

[23] : كتاب الاعلام باصول الاعلام ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:22

[24] : المرجع السابق، ص:104

[25] : شفاء الغليل للخفاجی، ص:48

[26] : القاموس المحيط 1/1016 لمجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى:817ه-) الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان. الطبعة: الثامنة، 1426ه- - 2005 م

[27] : هامش المعرب، ص:105

[28] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:39

[29] : المزهر في علوم اللغة وأنواعها للسيوطی 1/565

[30] : الاتقان للسيوطی 2/1064

[31] : تاج العروس من جواهر القاموس للزَّبيدي 7/383

[32] : المفردات في غريب القرآن 1/401 لأبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهانى (المتوفى:502ه-). الناشر: دار القلم، الدار الشامية – دمشق بيروت. الطبعة: الأولى - 1412ه- .

[33] : الاتقان للسيوطی 2/1064

[34] : قد وضع الیّ الله ضحکا کل من یسمع بی یضحک

[35] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:36

[36] : هامش المعرب "ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:106

[37] : أبو بكر محمد بن الحسن بن دريد الأزدي (المتوفى:321ه-)

[38] : جمهرة اللغة لابن دريد الأزدي 1/532. المحقق: رمزي منير بعلبكي. الناشر: دار العلم للملايين - بيروت الطبعة: الأولى، 1987م. "فأما إسحق فاسم أعجمي وإن كان لفظه لفظ العربي."

[39] : المعرب للجواليقی، ص:645۔ المفردات للاصفهانی، ص:241

[40] : أدب الكاتب، ص:70 لأبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينوري (المتوفى:276ه-)

[41] : الاعلام باصول الاعلام، ص:195

[42] : "ھامش المعرب"ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:106،107

[43] : لسان العرب لابن منظور 11/335،مادہ"یسر ال"

[44] : ھو أحمد بن محمد بن عمر الخفاجي-المعروف بشهاب البصري الحنفي ولد بالقرب من القاهرة حوالي عام(979ه-) وتعلم على يد علماء بلده ثم رحل إلى الحجاز وأدى فريضة الحج والتقى بكثير من علماء مكة والمدينة، ثم انتقل إلى قضاء القاهرة وتوفي بها سنة(1069ه-). انظر معجم المؤلفين / عمر رضا ن كحالة ج2 ص138، وانظر دائرة المعارف الإسلامية ج 8 ص396 - 399.

[45] : شفاء الغليل للخفاجی ص:48

[46] : إِسرائِيلَ هو يعقوب عليه السلام لقب له، ومعناه في لسانهم: صفوة اللهّ، وقيل عبد اللهّ. وهو بزنة إبراهيم وإسماعيل غير منصرف مثلهما لوجود العلمية والعجمة. وقرئ إسرائل، وإسرائلّ.

انظر: الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل للزمخشري جار الله 1/130

[47] : الاتقان للسیوطی 4/71

[48] : کتاب الروح للآلوسی 6/267

[49] : الاعلام باصول الاعلام، ص:203

[50] : کتاب الروح للآلوسی 6/266

[51] : "الاعلام باصول الاعلام"ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:106

[52] : الصحاح للجوھری 2/62

[53] : اللسان لابن منظور 7/396

[54] : منصرف نام: صالح، ھود، شعیب، نوح، لوط، محمد صلی اللہ علیہ وسلم

[55] : معرب اور مبنی اسماء، طاھرہ فاطمہ، اپریل 24, 2022

[56] : الانبیاء، صالح۔ آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا . ur.wikipedia.org

[57] : ھامش المعرب للجوالیقی، ص:568

[58] : المرجع السابق، ص : 568

[59] : المرجع السابق، ص : 568

[60] : الاتقان للسیوطی 4/73 ، موسی ھو ابن عمران یصھر بن قاھث بن لاوي بن یعقوب علیه السلام لا خلاف في نسبه وھو اسم سریاني.
وأخرج أبو الشیخ من طریق عکرمة عن ابن عباس قال إنما سمي موسی لأنه ألقي بین شجر وماء فالماء بالقبطیة "مو" والشجر "سا"

[61] : القاموس للفیروز آبادی 1/576

[62] : الاتقان للسیوطی 4/73

[63] : المعرب للجوالیقی 649

[64] : التاج للزبیدی 9/368

[65] : الصحاح للجوھری 2/411، اللسان لابن منظور 3/167، المعرب للجوالیقی 309

[66] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:91، وھامش المعرب، ص:309

[67] : ھو الإمام (أبو العباس) محمد بن یزید ابن عبد الأکبر الثمالي الأزدي البصري الإمام في النحو واللغة وفنون الأدب ولقبہ (المبرد) بفتح الراء المشدد عند الأکثر، وبعضھم یکسر، وروي عنہ أنہ کان یقول برد اللہ من بردني، أخذ عن أبي عثمان المازني وأبي حاتم السجستاني وطبقتھما، وعنہ نفطویہ وأصحابہ، وکان ھو وثعلب خاتمۃ تاریخ الأدباء، ولد سنۃ 210 وتوفي سنۃ 286 ببغداد. دیکھئے: تاج العروس لابن منظور 1/92

[68] : لسان العرب لابن منظور 32/401۔ التاج للزبیدی 3/240

[69] : ھامش المعرب ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:382

[70] : سلیمان: اسم أعجمي، وامتنع من الصرف للعلمیۃ. والعجمۃ، ونظیرہ من الأعجمیۃ، في أن في آخرہ ألفا ونونا: ھامان، وماھان، وسامان، ولیس امتناعہ من الصرف للعلمیۃ، وزیادۃ الألف والنون: کعثمان، لأن زیادۃ الألف والنون موقوفۃ علی الاشتقاق والتصریف. والاشتقاق والتصریف العربیان لا یدخلان الأسماء العجمیۃ. انظر: البحر المحیط في التفسیر 1/511 لأبو حیان محمد بن یوسف بن علي بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسي (المتوفی: 745ھ)۔ الناشر: دار الفکر-بیروت. الطبعۃ: 1420ھ۔

[71] : المعري: أبو العلاء أحمد بن عبد اللہ بن سلیمان التنوخي، نسبۃ إلی مدینۃ (معرۃ النعمان) في الشام، شاعر، قال ابن القیم بزندقتہ وأنہ (کلب معرۃ النعمان) لأنہ کان یحرم علی نفسہ أکل الحیوان تجنباً لإیلامہ، (449ھ- = 1057 ھ)۔ انظر: الوفیات والأحداث لعضو ملتقی أھل الحدیث / الباحث- 1/105

[72] : المعرب للجوالیقی، ص:381

[73] : التعریب والمعرب 1/28. المؤلف: عبد اللہ بن برّي بن عبد الجبار المقدسي الأصل المصري، أبو محمد، ابن أبي الوحش (المتوفی: 582ھ)۔ الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ- بیروت

[74] : التاج للزبیدی 1/101۔ المعرب للجوالیقی، ص:107

[75] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:55

[76] : عرائس، ص:94

[77] : الانبیاء، ذوالکفل۔ آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا . ur.wikipedia.org

[78] : الاعلام باصول الاعلام، ص:205، وھامش المعرب ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:644

[79] : سورۃ الانعام، الآیۃ:85۔ سورۃ الصافات، الآیۃ:123

[80] : سورۃ الصافات، الآیۃ:130

[81] : الاتقان للسیوطی 2/1071

[82] : الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ للجوھري الفارابي 2/766. القاموس المحیط للفیروزآبادی 1/530

[83] : لسان العرب لابن منظور 6/213

[84] : تاج العروس من جواهر القاموس للزَّبيدي 15 /403

[85] : سورۃ الأنعام، الآیۃ:76۔ سورۃ ص، الآیۃ:48

[86] : الاتقان للسیوطی4 /76

[87] : القاموس المحیط 1 /771

[88] : تاج العروس من جواھر القاموس، 22 /428

[89] : الاتقان للسیوطی2 /1082، لسان العرب لابن منظور، ص:326

[90] : ھامش المعرب ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:349

[91] : التاج للزبیدی2 /578

[92] : الاتقان للسیوطی2 /1072

[93] : سورۃ التوبۃ، الآیۃ:30 میں ذکر ہے۔

[94] : المعرب للجوالیقی، ص:452

[95] : الصحاح للجوھری2 /639، اللسان لابن منظور4 /563، التاج للزبیدی 3 /396

[96] : ھامش المعرب ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:453

[97] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:129، وھامش المعرب، ص:453

[98] : شفاء الغلیل للخفاجی، ص:317

[99] : ویحیی إن کان أعجمیاً وھو الظاھر فمنع صرفہ للتعریف والعجمۃ کموسی وعیسی، وإن کان عربیاً فللتعریف ووزن الفعل کیعمر۔ الکشاف للزمخشری1 /359، سورہ ال عمران، الآیۃ:39

[100] : یحیی ولدہ أول من سمي یحیی بنص القرآن ولد قبل عیسی بستۃ أشھر و نبئ صغیرا و قتل ظلما وسلط اللہ علی قاتلیہ بخت نصر وجیوشہ ویحیی اسم عجمي وقیل عربي قال الواحدي وعلی القولین لاینصرف قال الکرماني: وعلی الثاني إنما سمي بہ لأنہ أحیاہ اللہ بالإیمان وقیل لأنہ حي بہ رحم أمہ وقیل لأنہ استشھد والشھداء أحیاء وقیل معناہ "یموت" کالمفازۃ للمھلکۃ والسلیم للدیغ۔ الاتقان للسیوطی4 /77

[101] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:192

[102] : المعرب للجوالیقی، ص:452، التاج للزبیدی 4 /300

[103] : "الاعلام باصول الاعلام" ڈاکٹر عبد الرحیم، ص:134، وھامش المعرب، ص:454

[104] : الکشاف لزمخشری، سورۃ البقرۃ، الآیۃ:87

[105] : الصحاح للجوھری2 /805

[106] : أنوار التنزیل وأسرار التأویل 1 /92 لناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازي البیضاوي (المتوفی:685ھ)۔ المحقق: محمد عبد الرحمن المرعشلي. الناشر: دار إحیاء التراث العربي–بیروت. الطبعۃ: الأولی- 1418ھ۔

[107] : سورۃ آل عمران، آیت:144۔ سورۃ الاحزاب، آیت:40۔ سورۃ محمد، آیت:2۔ سورۃ الفتح، آیت:29

[108] : غیر منصرف نام: صالح، ھود، شعیب، نوح، لوط، محمد صلی اللہ علیہ وسلم

[109] : سورۃ الصف، آیت:6